عرفان محمود برق
نومسلم، سابق قادیانی

پاکستانی قادیانی جماعت کی اسرائیل دوستی

(قادیانیوں کا واویلا اور اس کا جواب)

روزنامہ ''نوائے وقت'' میں ۵؍اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز اتوار کو ایک خبر شائع ہوئی جس میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ سے تعلق رکھنے والے یہودی محقق ڈاکٹر آئی ٹی ٹونی نے اپنی کتاب ''اسرائیل اے پروفائل'' میں انکشاف کیا ہے کہ قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے ۶۰۰ افراد اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ''لندن پوسٹ'' یکم اکتوبر کو ایک رپورٹ میں یہودی محقق نے انکشاف کیا ہے کہ ''پاکستان بھارت کارگل جنگ کے دوران قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھاری مقدار میں چندہ جمع کر کے بھارت کو عطیہ دیا تھا۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے ترجمان کا کہنا ہے کہ عرب، عیسائی فلسطینی اور اسرائیلی مسلمان اور دنیا بھر کے دیگر خطوط کے مختلف معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اسرائیلی ڈیفنس فورسز کا حصہ ہیں۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں کام کرنے والا ہر رکن رضا کارانہ خدمات پیش کرتا ہے۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز کی ویب سائٹ پر دنیا کے کسی بھی باشندے کو بلاتخصیص نسل، مذہب، زبان، اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں شمولیت کی دعوت موجود ہے۔ انبال نوئے کا دعوی ہے فورسز میں شامل کئی مسلمان مختلف جنگوں میں ہلاک بھی ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ اسرائیل میں ہر بالغ مرد وعورت پر فوجی خدمات مقرر مدت تک انجام دینا لازمی ہے۔''

اس کے بعد ۶؍اکتوبر اور ۷؍اکتوبر کو روزنامہ ''نوائے وقت'' میں مختلف انداز میں تبصرہ بھی کیا گیا۔ ۶؍اکتوبر کے ایڈیٹوریل میں لکھا گیا کہ ''ایک برطانوی اخبار کی رپورٹ کے مطابق پاکستان سے تعلق رکھنے والے چھ سو سے زائد قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں اور مختلف عہدوں پر رضا کارانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے ترجمان نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ مختلف مذاہب، ممالک اور معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد اسرائیلی فوج میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ''لندن پوسٹ'' میں شائع ہونے والی اس رپورٹ میں یہ انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ پاکستان، بھارت کارگل جنگ کے دوران قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھاری مقدار میں چندہ جمع کر کے بھارت کو عطیہ دیا تھا۔ اگر اس رپورٹ کے مندرجات درست ہیں تو یہ انتہائی تشویشناک صورتحال ہے جس کی حکومت کو اعلیٰ سطح پر فوری تحقیقات کرانی چاہیے۔ پاکستان کے شہری قادیانیوں کا اسرائیلی فوج میں بھرتی ہونا اس پاکستان دشمن ملک کو پاکستان کی سالمیت پر وار کرنے کا نادر موقع فراہم کرنے کے مترادف ہے۔ اگر قادیانیوں سے متعلق اس معاملہ میں موجودہ حکومت کا کوئی عمل دخل ہے جس کی نشاندہی برطانوی اخبار میں شائع ہونے والی

رپورٹ سے بھی ہوتی ہے۔تو ملکی سالمیت کے حوالے سے اس سے زیادہ تشویش ناک اور کوئی بات نہیں ہوسکتی۔اس لیے ہر محبِّ وطن کی خواہش ہے کہ حکومت کواس رپورٹ کا باریک بینی سے مشاہدہ کرکے قوم کواپنے موقف سے آگاہ کرنا چاہیے۔

اس رپورٹ کے منظرعام پرآنے کے بعد قادیانی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہےاور وہ ان حقائق کو اپنی باطل تاویلات کے دبیز پردوں میں چھپانے کی کوشش کررہے ہیں۔سچ کے سنہری موتیوں کوجھوٹ کے عمیق غاروں میں چھپا دینا ان کے گرو مرزاغلام احمد قادیانی سے لےکرایک عام قادیانی تک سب کومہارت حاصل ہے۔قادیانیوں کے رسالے ہفت روزہ ''لاہور'' لاہور میں ۱۸؍اکتوبر۲۰۰۸ء کے شمارے میں ان واضح حقائق سے صاف انکار کرنے کی کوشش کی گئی۔صفحہ ۳ اور ۴ پر لکھا ہے کہ:

> ''اگرچہ ''نوائے وقت'' کی پیشانی پرتو یہ لکھا ہوا ہے کہ ''بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔'' یہ تو اسی وقت ممکن ہے جب جہاد کرنے والا سچ بولے پورا تولے......نوائے وقت اس مفروضہ کتاب کی طرف یہ بیان منسوب کرتا ہے کہ ۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہوچکے ہیں۔ہم نوائے وقت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس جھوٹ کوسو پر تقسیم کرکے صرف چھ احمدی پاکستانی ہونے کا ثبوت پیش کردے۔ذرا آگے چل کراس قادیانی رسالے میں یہ بھی لکھا گیا کہ ''نوائے وقت آج کل جماعت احمدیہ کے خلاف منفی پروپیگنڈے میں مصروف ہےاور یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی دوستی اسرائیل سے ہے ،جسے عالم اسلام اچھا نہیں سمجھتا۔یہ بہت پرانا الزام ہے جو بار بار لگایا گیا۔لیکن آج تک ثابت نہیں ہوسکا۔''

قادیانی کالم نگار کی یہ بات پڑھنے کے بعد ہم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔اس قادیانی کالم نگار سے کوئی پوچھے کہ کیا تمہارے کہنے سے ایک ثابت شدہ حقیقت جھوٹ میں بدل سکتی ہے؟ آفتاب کی کرنیں اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ بزمِ ہستی کو منور کررہی ہوں اور تم کہو کہ نہیں نہیں۔اس وقت تورات کی کالی دیوی نے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں اور ہرطرف اندھیرا ہے تو لوگوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ تمھیں پاگل کہیں۔

تم قادیانی تو یہ بھی کہتے ہو کہ تمہارا مرزا قادیانی نہ شراب پیتا تھا، نہ زنا کرتا تھا، نہ افیون کھاتا تھا، نہ سینما دیکھتا تھا، نہ چوری کرتا تھا، نہ قمیص کے بٹن اُلٹے بند کرتا تھا، نہ اُلٹے جوتے پہنتا تھا، نہ مراقی تھا، نہ جھوٹا تھا، نہ گالیاں نکالتا تھا، یہ سب الزامات ہیں جو ثابت نہیں لیکن جب یہی باتیں تمھیں تمھارے مرزے قادیانی، اُس کے بیٹوں اور دیگر قادیانیوں کی مصدقہ کتب کے حوالے سے دکھائی جاتی ہیں تو تم پھر بھی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔دراصل تمھارے کانوں، آنکھوں اور دل ودماغ پر اللہ کی طرف سے مہریں لگ چکی ہیں کہ تم سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد بھی نہیں سمجھتے۔

اسرائیل میں قادیانی مشن

دوست محمد شاہد قادیانی کی کتاب تاریخ احمدیت کے مطابق فلسطین میں یہودی ریاست (اسرائیل) کے معرض وجود میں آنے سے پہلے اور بعد میں یہ خطہ قادیانیوں کی خصوصی دلچسپیوں کا مرکز بنا رہا اور قادیانیوں کے مبلغ باقاعدہ وہاں اپنی ارتدادی سرگرمیوں میں مشغول رہے۔اللہ دتہ جالندھری، محمد سلیم چوہدری، محمد شریف، نوراحمد، مسزرشید احمد چغتائی جیسے

معروف قادیانی مبلغ تبلیغ کے نام پر عربوں کو محکوم بنانے کی مذموم سازشیں کرتے رہے۔ ۱۹۳۴ء میں خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے استعماری صیہونی مقاصد کے لیے اس تحریک کی بنیاد رکھی اور جماعت سے سیاسی مقاصد کے لیے اس تحریک کے لیے بڑی رقم کا مطالبہ کیا۔ (تاریخ احمدیت)

ظفر اللہ خان قادیانی کا اعتراف

غدار اسلام، غدارِ وطن قادیانی جماعت کے سرکردہ راہنما اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی نے آتش فشاں لاہور کو ایک تفصیلی انٹرویو دیا۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کے بارے میں ان سے چند سوال کیے گئے۔ جن سے اسرائیل میں قادیانی مشن کی حقیقت طشت از بام ہوئی۔ پڑھئے۔

''س: لیکن یہ بات عام ہے کہ آپ لوگ اسرائیل کے جاسوس ہیں اور آپ کا وہاں پر مشن موجود ہے؟

ج: ہاں ہے ہمارا وہاں مشن، لیکن وہ اسرائیل کے قائم ہونے سے مدتوں پہلے سے ہے۔ اسرائیل کی ریاست کے قیام کے وقت اسرائیل کی حدود کے اندر ایک خاص تعداد مسلمان اور عیسائی عربوں کی تھی۔ جن میں بعض تو اپنا وطن ترک کر کے ساتھ کے عرب ممالک میں منتقل ہو گئے اور بعض وہیں مقیم رہے۔ ہماری جماعت میں سے بعض اسرائیل کی حدود سے باہر چلے گئے اور بعض وہیں مقیم رہے۔ وہ دیکھیں کہ یہ اسرائیل میں بیٹھ کر بھی اسلام (یعنی قادیانیت۔ ناقل) کی تبلیغ کرتے ہیں۔'' (آتش فشاں لاہور ص ۲۷، جلد ۹، شمارہ ۹، یکم مئی ۱۹۸۱ء)

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ قادیانی اسرائیل میں بیٹھ کر اپنی ارتدادی تبلیغ کسے کرتے ہیں؟ اگر وہ یہ کہیں کہ مسلمانوں کو تو یہ بات ہی خلافِ حقیقت ہے۔ اسرائیل میں تو یہودی بستے ہیں نہ کہ مسلمان اور اگر کہیں کہ یہودیوں کو تو یہ اس سے بھی بڑا جھوٹ ہے۔ یہودیوں کو تو قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کر سکتے ہی نہیں۔ کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ انھوں نے اب تک کتنے یہودیوں کو قادیانیت کے گٹر میں پھینکا ہے؟ اسرائیل جو عربوں کے قلب میں ناسور ہے یہاں قادیانی مشن کے وجود کا مقصد یہی ہے کہ وہ عربوں کے خلاف اسرائیل کی جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ جہاں اسرائیلی یہودیوں کے ظالم دانتوں میں فلسطینیوں اور دیگر عربوں کے گوشت کے ریشے نظر آتے ہیں وہاں ساتھ ساتھ قادیانی بھی اس فعل قبیح میں برابر کے شریک ہیں۔

اسرائیل میں قادیانی مشن کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ پاکستان کی اندرونی سیاست کے راز لیے جائیں، پاکستان کے ایٹمی راز لیے جائیں اور اس پاک وطن میں عالمی استعمار اور یہودی استحصال کی راہیں قائم کی جائیں۔ یہی کام ان کا شیطانی سپوت ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پوری زندگی کرتا رہا جس کے پاکستان کے ایٹمی نقشے کو امریکہ بہادر تک پہنچانے کے واضح ثبوت منظر عام پر آ چکے ہیں۔

ربوہ (پاکستان) کا مشن اسرائیل میں (ناقابل تردید ثبوت)

پاکستانی قادیانیوں کی اسرائیل میں ان کے مشن سے وابستگی کا اندازہ آپ (ربوہ) موجودہ چناب نگر کی تنظیم

تحریک جدید کے سالانہ بجٹ ۶۷۔۱۹۶۶ء کے ص ۲۵ سے بھی لگا سکتے ہیں جس کی فوٹو کاپی درج ذیل ہے۔

واضح رہے کہ (ربوہ) موجودہ چناب نگر (پاکستان) قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے اور قادیانی جماعت کی تمام تنظیمیں اسی مرکز سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر انتظام چل رہی ہیں۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی سے جب پوچھا گیا۔ کہ کیا اسرائیل میں ربوہ کا مشن قائم ہے تو اس نے بوکھلا کر کہا تھا کہ ''حکومت کے نوٹس میں ایسی کوئی اطلاع نہیں۔'' لیکن جب مذکورہ بالا ربوہ کا سالانہ بجٹ شائع ہوا جس میں ''اسرائیل مشن'' کا مزانیہ بھی موجود تھا تو قادیانیوں کو اس منافقانہ روش پر جھنجھوڑا گیا تو کہنے لگے کہ ''اسرائیل میں قادیانی مشن تو قائم ہے اور ہے بھی ربوہ کے ماتحت لیکن وہ کوئی سیاسی مشن نہیں بلکہ تبلیغی مشن ہے۔''

مرزا قادیانی کے پوتے مبارک احمد کا اعتراف

مرزا قادیانی کے پوتے مبارک احمد قادیانی نے اپنی کتاب (our foreign mission) آور فارن مشن جو ربوہ سے چھپی ہے کے ص ۷۹ پر اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ:

ترجمہ: ''احمدیہ مشن اسرائیل میں حیفہ (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر واقع ہے اور وہاں ہماری ایک مسجد ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بک ڈپو اور ایک سکول موجود ہے۔ ہمارے مشن کی طرف سے ''البشریٰ'' کے نام سے ایک ماہانہ عربی رسالہ جاری ہے جو ۳۰ مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی مردود۔ ناقل) کی بہت سی تحریریں اس مشن نے عربی میں ترجمہ کی ہیں۔

چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں:

جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ روزنامہ نوائے وقت کی اس سنسنی خیز خبر کہ ''۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے ہیں'' پر تبصرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کے شمارے ہفت روزہ ''لاہور'' لاہور نے اس خبر کو مفروضہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بات بالکل ثابت نہیں۔ حالانکہ روزنامہ نوائے وقت نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں لکھی بلکہ لندن سے شائع ہونے والی کتاب اسرائیل اے پروفائل (Israel A Profile) کے حوالے سے لکھی ہے جس کا مصنف کوئی مسلمان نہیں بلکہ پولیٹیکل سائنس کا ایک یہودی پروفیسر آئی ٹی ٹونی ہے اور یہ کتاب کسی اسلامی ادارے نے نہیں چھاپی بلکہ اسے عیسائیوں کے ادارے ہال، مال لندن نے ۱۹۷۲ء میں شائع کیا ہے اور یہ تفصیل اس کتاب کے صفحہ ۷۵ پر موجود ہے اگر قادیانیوں کی عقل تھوڑی بہت بھی کام کرتی ہے تو وہ اس کتاب کو بلا جھجک لندن کے ادارے ہال مال سے منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔ قابل توجہ بات یہ بھی ہے کہ اسی کتاب کے صفحہ ۵۴ پر صاف طور پر بتایا گیا ہے۔ عربوں پر یہ پابندی اب بھی قائم ہے کہ وہ کسی سرسبز گاؤں میں نہیں رہ سکتے اور اسرائیلی فوج میں بھرتی بھی نہیں ہو سکتے۔

قادیانیوں کی اسرائیل دوستی:

قادیانیوں کے رسالے ہفت روزہ ''لاہور'' لاہور کے اس اعتراض کہ ''ان پر لگایا گیا اسرائیل دوستی کا الزام بہت پرانا ہے جو بار بار لگایا گیا۔ لیکن آج تک ثابت نہیں ہوسکا۔'' کا دندان شکن جواب آپ گزشتہ سطور میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ آیئے یہاں ان کی اسرائیل گٹھ جوڑ کی مصدقہ کہانی، شرمناک سرگرمیوں اور استحصالی ہتھکنڈوں کی چند جھلکیاں انھیں کے رسائل وجرائد سے ملاحظہ کرتے ہیں۔

قادیانی مبلغ چوہدری محمد شریف ۱۵راگست ۱۹۴۸ء سے جون ۱۹۴۹ء کے عرصہ کی اسرائیل سے پاکستان بھیجی گئی رپورٹ میں لکھتا ہے۔

> ''ہماری آنکھوں کے سامنے شہر گر گئے۔ آبادیاں ویران ہوگئیں۔ ان ایام میں جبکہ چاروں طرف گولیاں برستی تھیں اور ہر رات معلوم ہوتا تھا کہ صبح ہم پر طلوع ہوگی یا نہیں۔ دعوت احمدیت کا کام باوجود محصور ہونے کے جاری رکھا۔ جب چوہدری محمد شریف قادیانی اسرائیل سے پاکستان آنے لگا تو اسرائیلی صدر بن زیوی نے اس کو خصوصی پیغام ارسال کیا کہ وہ وطن جانے سے پہلے اس سے ضرور ملے۔ ۲۸رنومبر کو چودھری شریف نے اس سے ملاقات کی۔ مرزا محمود نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۵رستمبر ۱۹۵۸ء میں اس ملاقات کا ذکر بڑے فخر ومباہات سے کیا ہے۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت، جلد نمبر ۵،ص ۵۰۷ از دوست محمد شاہد قادیانی)

قادیانی مبلغین کا اسرائیلیوں پر گولیوں کی برسات میں اور ظلم واستبداد کی سیاہ رات میں تبلیغ کرنا اور چودھری شریف قادیانی سے ملنے کا اسرائیلی صدر کا اشتیاق پھر اس مرزائی مبلغ سے ملاقات یہ سب حقائق قادیانیوں کی اسرائیل دوستی کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں۔

۱۹۵۷ء میں سالانہ جلسے ربوہ کی تقریب میں مرزا قادیانی کے پوتے مرزا مبارک احمد نے اسرائیلی حکومت اور قادیانی مشن کے مابین دوستانہ تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا تھا۔

> ''گزشتہ دنوں ہمارے مبلغ نے بیضا (اسرائیل) کے میئر سے ملاقات کی اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔ چنانچہ ہماری تعلیمی سرگرمیوں سے متاثر ہوکر انھوں نے کہا کہ وہ کبابیر (اسرائیل) میں مدرسہ کی عمارت بنا کر دینے کے لیے تیار ہیں اور کہا کہ میں کبابیر ملنے کے لیے آؤں گا۔ چنانچہ بعد میں وہ مقررہ تاریخ پر چار دیگر آدمیوں سمیت آئے۔ جن میں مہندس البلاد بھی تھا۔ اس موقع پر جماعت کے دوستوں اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا اور ان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ واپسی سے قبل میئر صاحب نے مشن کے رجسٹر میں عمدہ تاثرات کا اظہار کیا۔ ہمارے دارالتبلیغ میں ایک صحافیہ ملنے کے لیے آئی۔ جس نے تبادلہ خیالات کیا اور بعد میں ہمارے مبلغ مسجد اور مشن ہاؤس کی تصاویر ایک اخبار میں شائع کروائیں اور جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔''
>
> (اشاعت اسلام اور ہماری ذمہ داریاں، از مرزا مبارک احمد قادیانی ص ۱۷ مطبوعہ ربوہ)

قارئین محترم! آپ اندازہ کیجئے کہ تعصب کی عینک لگائے اور ہٹ دھرمی کا ہیٹ پہنے ہوئے اسرائیل جہاں دنیا کے کسی بھی مذہب کی تبلیغ ناجائز قرار پاتی ہے حتیٰ کہ عیسائی جو یہودیوں کے محسن و مربی ہیں وہ بھی اس فعل سے محروم ہیں لیکن پاکستانی قادیانی کھلے عام وہاں تبلیغ کے نام پر اپنا مشن چلا رہے ہیں۔

روزنامہ ''مارننگ نیوز'' کراچی ۲۶ ستمبر ۱۹۷۳ء میں یہ خبر چھپی۔ ''عیسائی مشنریوں نے بہت سے مواقع پر مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل انھیں تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے۔''

قادیانیوں کا اسرائیل کو تسلیم کرنا

لاکھوں عرب مسلمانوں کی تکہ بوٹی کرنے والے، ظلم و بربریت کا محشر بپا کرنے والے، خمیدہ کمر بوڑھوں کو بے رحمانہ طریقے سے موت کے گھاٹ اتارنے والے، معصوم بچوں کی موت کی ہچکیاں سن کر شیطانی قہقہے لگانے والے، عفت مآب عورتوں کی اجتماعی عصمت دری کر کے ننگا ابلیسی رقص کرنے والے یہودیوں نے جو ازل سے اسلام اور مسلمانوں کے شدید دشمن ہیں۔ ظلم و زیادتی کا یہ طوفان بپا کیا اور عربوں کے سینے میں ایک ناسور یعنی صیہونی ریاست اسرائیل کا قیام کیا۔ دنیائے اسلام نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا لیکن یہودیوں کے آلہ کار قادیانی اسرائیل کو تسلیم کرتے ہیں۔ قادیانی جماعت کے تیسرے سربراہ مرزا ناصر احمد قادیانی ۱۹۸۰ء میں جن دنوں یورپی دورے پر تھا۔ اس نے پکاڈلی لندن کے کیفے رائل میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک سوال کے جواب میں کہ آیا:

وہ اسرائیل کو تسلیم کرتے ہیں؟ کے جواب میں کہا تھا کہ: ''میں تاریخ کی اس حقیقت کے اسرائیل قائم ہے کو قبول کرنے سے انکار نہیں کرتا۔'' (بحوالہ قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز لندن فروری ۱۹۸۴ء ص ۴۰)

لمحہ فکریہ!

غرقاب عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے بارے میں دو تاریخی جملے کہے تھے۔

(۱) قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔

(۲) قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔

قادیانیوں کی اسلام اور وطن سے غداریوں کی فہرست شیطان کی آنت سے بھی زیادہ لمبی ہے:

(۱) انھوں نے پاکستان کے وجود کو آج تک تسلیم نہیں کیا بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ پاکستان ٹوٹ جائے گا اور اکھنڈ بھارت بنے گا۔

(۲) اس جماعت نے خلافت عثمانیہ کی تباہی پر قادیان میں چراغاں کیا تھا۔

(۳) شاتم رسول راجپال کو قتل کرنے والے عظیم عاشق رسول غازی علم الدین شہید رحمتہ اللہ علیہ پر تنقید کرتے ہوئے

جماعت مرزائیہ کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ ''وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی حفاظت کے لیے خون میں ہاتھ رنگنے پڑیں۔''

(۴) جس کے نمائندہ وزیر خارجہ سر ظفر اللہ نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ اس لیے نہ پڑھی کیونکہ قائداعظم قادیانیوں کے نزدیک کافر تھے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے تھے۔

(۵) انھوں نے سقوط مشرقی پاکستان پر ربوہ کے بازاروں میں بھنگڑا ڈالا۔

(۶) انھوں نے شاہ فیصل کی شہادت پر جشن منایا۔

(۷) انھوں نے ذوالفقار علی بھٹو کی موت پر خوشی مناتے ہوئے حلوے کی دیگیں تقسیم کیں اور بھٹو کو ایک غلیظ جانور سے تشبیہ دی۔

(۸) انھوں نے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل امریکہ پہنچایا۔

(۹) اور ان سب سے بڑھ کر یہ کہ انھوں نے ایک فاتر العقل، بدشکل مراقی، افیونی کو محمد رسول اللہ متعارف کروایا۔ (نعوذ باللہ)

اے محبانِ پاکستان!

آج یہود و نصاریٰ کے یہ ایجنٹ پوری دنیا میں اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ لوگوں کے ایمانوں کو ارتداد کی چھری سے ذبح کر رہے ہیں۔ نئی نئی سازشیں ہو رہی ہیں۔ نئے نئے جال بنے جا رہے ہیں۔ دشمن گھر کی دیوار میں نقب لگا چکا ہے۔ خدارا بیدار ہو جاؤ، ہوشیار ہو جاؤ، اسلام و وطن کے ان غداروں سے برسرِ پیکار ہو جاؤ، ارضِ وطن کا پتا پتا، بوٹا بوٹا اور ذرہ ذرہ پاک وطن کے مکینوں کو چیخ چیخ کر صدا دے رہا ہے۔

رات اندھیری سونا جنگل چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہنا چوروں کی رکھوالی ہے

....

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھے آشیانوں میں

☆☆☆